بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ تیس پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۳۰ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ ۱۱ احسان ۱۳۵۴ہش ۱۱ جون ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۳۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۱ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

کمزوری بہت ہو گئی ہے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے عزیز جاوید احمد خان (حال مقیم کینیڈا) کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود مکرم حسن محمد خاں صاحب عارف کا پوتا، محترم فضل محمد خان صاحب شملوی مرحوم کا پڑپوتا اور مکرم بشیر احمد خان صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین اور لواحقین کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی صحت والی عمر سے نوازے۔

(قاضی محمد یوسف)

مجالس انصار اللہ کا ہفتہ تربیت

امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے تربیتی لائحہ عمل میں ہفتہ تربیت کے انعقاد کے لئے ۲۱ جون تا ۲۶ جون ۱۹۷۵ء کی تاریخیں مقرر کی ہیں۔ اس دفعہ تربیت کے لئے جن مضامین اور امور کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے ان کے مختصر نوٹس کتابچہ کی صورت میں شائع کر کے جملہ مجالس کو بھجوائے گئے ہیں۔ ہر مجلس کے زعیم اور ذمہ دار اراکین سے درخواست ہے کہ پروگرام تجویز کر کے ان امور پر اپنے ہاں مقررین سے تقریریں کروائیں اور ہفتہ تربیت کے ختم ہونے پر مفصّل و مکمل رپورٹ قیادت تربیت مجلس مرکزیہ میں بھجوا کر ممنون فرمایا جائے۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

ناظمین و زعمائے کرام مجالس انصار اللہ چندہ مجلس ماہ بماہ وصول کر کے ممنون فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کے بےنظیر اسرار و معارف نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کئے گئے

یہ مقدس کتاب اپنی خوبیوں اور کمالات کا بےمثل ہونا خود بیان کرتی ہے

"قرآن شریف میں جس قدر باریک صداقتیں علمِ دین کی اور علوم دقیقۂ الٰہیات کے اور براہینِ قاطعہ اصولِ حقّہ کے معہ دیگر اسرار اور معارف کے مندرج ہیں اگرچہ وہ تمام فی حد ذاتہا ایسے ہیں کہ قوائے بشریہ ان کو بہ ہیئت مجموعی دریافت کرنے سے عاجز ہیں اور کسی عاقل کی عقل ان کے دریافت کرنے کے لئے بطور خود سبقت نہیں کر سکی کیونکہ پہلے زمانوں پر نظر استقراری ڈالنے سے ثابت ہو گیا ہے کہ کوئی حکیم یا فیلسوف ان علوم و معارف کا دریافت کرنے والا نہیں گزرا لیکن اِس جگہ عجیب بر عجیب اور بات ہے یعنی یہ کہ وہ علوم اور معارف ایک ایسے اُمّیؐ کو عطا کئے گئے کہ جو لکھنے پڑھنے سے نا آشنا محض تھا جس نے عمر بھر کسی مکتب کی شکل نہیں دیکھی تھی اور نہ کسی کتاب کا کوئی حرف پڑھا تھا اور نہ کسی اہلِ علم یا حکیم کی صحبت میسّر آئی تھی بلکہ تمام عمر جنگلیوں یا وحشیوں میں سکونت رہی، انہیں میں پرورش پائی، انہیں میں پیدا ہوئے اور انہیں کے ساتھ اختلاط رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّی اور ان پڑھ ہونا ایک ایسا بدیہی امر ہے کہ کوئی تاریخ دان اسلام کا اِس سے بے خبر نہیں۔" (براہینِ احمدیہ صفحہ ۵۳۹)

"قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں، اپنی حکمتوں، اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں، اپنے لطائف و نکات اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بےنظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اس کی خوبیوں کو قرار دے دیا ہے بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور اپنا بےمثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پر پیش کر رہا ہے اور بلند آواز سے هَلْ مِنْ مُعَارِضٍ کا نقارہ بجا رہا ہے۔" (براہینِ احمدیہ صفحہ ۶۴۴ حاشیہ ۱۱)

پبلشر: مسعود احمد • پرنٹر: سید عبدالحی • مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ • مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ ؍احسان ۱۳۵۴ھ ش
۱۱ ؍جون ۱۹۷۵ء

اُخروی فلاح کو ترجیح دینے والوں کے اوصاف

اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران میں بعض دنیوی نعمتوں مثلاً بیٹوں، سونے چاندی کے محفوظ خزانوں، خوبصورت گھوڑوں، مویشیوں اور لہلہاتی ہوئی کھیتیوں وغیرہ کا ذکر فرما کر بتایا ہے کہ انسان بالطبع اِن نعمتوں کو پسند کرتا ہے اور ان کے حصول کی اُس کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ جہاں تک ان نعمتوں کا تعلق ہے ان کا حصول یا ان سے استفادہ منع نہیں ہے لیکن انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان چیزوں کو اپنا مقصد قرار نہ دے اور انہی کا نہ ہو رہے۔ مقصد اُس کا صرف اُخروی زندگی کی فلاح اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کا حصول ہونا چاہیئے کیونکہ اُخروی فلاح اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کے آگے دُنیوی نعمتیں اور ان سے حاصل ہونے والا عیش و آرام اور آسودگی سراسر بے حقیقت ہے۔ ان نعمتوں سے اِس حد تک ہی استفادہ کرنا چاہیئے کہ یہ اُخروی فلاح اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ جو شخص بھی محض دنیوی نعمتوں کو ہی اپنا منتہائے مقصود بناتا ہے اور فلاح اُخروی کی چنداں پروا نہیں کرتا وہ سراسر خسارہ میں رہتا ہے کیونکہ وہ اُس چیز کو جو ہر لحاظ سے بہتر اور افضل و اعلیٰ ہے چھوڑتا ہے اور گھٹیا اور کمتر چیزوں اور ان سے حاصل ہونے والے عارضی اور فانی عیش میں ہی مگن رہتا ہے اور اِس طرح حقیقی اور دائمی خوشی و خوشحالی سے اپنے آپکو محروم کر لیتا ہے۔

یہ بتانے کے بعد کہ حقیقی مومن کبھی دُنیوی عیش و آرام کو منتہائے مقصود نہیں بناتے بلکہ دنیوی نعمتوں کو دین کا خادم بنا کر ان سے اس رنگ میں فائدہ اٹھاتے ہیں کہ انہیں فلاح اُخروی اور رضاء الٰہی اور نتیجۃً دائمی خوشی و خوشحالی نصیب ہو سکے اللہ تعالیٰ نے ایسے حقیقی مومنوں کی بعض صفات کا ذکر کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ○

(آل عمران آیات ۱۷، ۱۸)

ترجمہ:۔ (فلاح اُخروی اور رضاء الٰہی کو اپنا منتہائے مقصود بنانے والے مومن وہ ہوتے ہیں) جو کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں اِس لئے تُو ہمارے قصور ہمیں معاف کر دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے نیز جو صبر کرنے والے، سچ بولنے والے، فرمانبرداری کرنے والے اور (خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال) خرچ کرنے والے اور راتوں کے آخری حصوں میں استغفار کرنے والے ہیں۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ دُنیوی عیش و آرام پر اُخروی فلاح اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کو ترجیح دینے والے صرف وہی مومن ہوتے ہیں جو اپنے گناہوں کی بخشش اور دوزخ کے عذاب سے بچاؤ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل دُعائیں کرتے رہتے ہیں، پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ابتلاؤں پر صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں، ہمیشہ سچ بولتے ہیں، خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال بے دریغ خرچ کرتے ہیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے متعلق اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی پوری مستعدی اور تعہد کے ساتھ اطاعت بجا لاتے ہیں اور دن کے اوقات میں ہی نہیں بلکہ راتوں کے آخری حصوں میں بیدار ہو ہو کر بھی استغفار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور آہ و زاری ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ ان جملہ صفات کو ایک معیار کی حیثیت حاصل ہے جس پر ہر مومن اپنے عمل و کردار کو پرکھ کر یہ معلوم کر سکتا ہے کہ آیا دُنیوی نعمتوں کو ہی اُس نے اپنا مطلوب و مقصود اور معبود بنا رکھا ہے یا فلاح اُخروی اور رضائے الٰہی اُس کا اصل مقصود ہے۔

بہت لوگ دنیا میں ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے دنیوی عیش و آرام کو اپنا منتہائے مقصود بنا رکھا ہوتا ہے اور وہ اپنے نفس اور اس کی بے لگام خواہشات کے غلام ہوتے ہیں لیکن محض زبان سے اپنے مومن ہونے کا اقرار کر کے یا ریاء کاری کے طور پر ایک آدھ نیکی بجا لا کر یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے دین کو دُنیا پر مقدم کر رکھا ہے اور وہ بخشے جائیں گے حالانکہ یہ ان کے نفس کا ایک دھوکہ ہوتا ہے۔ اِس امر کا فیصلہ کہ آیا کسی شخص نے دُنیوی نعمتوں کو ہی اپنا اصل مقصود بنایا ہوا ہے یا فلاح اخروی اس کا مقصود ہے اِس امر کے جائزہ سے ہی ہو سکتا ہے کہ دنیوی نعمتوں سے استفادہ کے دوران حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا وہ کس حد تک پابند ہے، صبر و رضاء کا نمونہ دکھانے میں اس کا کیا حال ہے، صداقت شعاری اس کا شیوہ ہے یا نہیں، خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کرنے میں اِس کے اندر بشاشت پیدا ہوتی ہے یا بخل اور کسل کا وہ شکار ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ کی جناب میں رونا اور گڑگڑانا اور اُس سے اپنے قصوروں کی معافی طلب کرنا اُس کا شیوہ ہے یا نہیں۔

پس دنیوی نعمتیں حاصل کرنا اور ان سے استفادہ کرنا منع نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کا حاصل کرنا اور ان سے استفادہ کرنا جائز رکھا ہے۔ جو چیز منع اور ناجائز ہے وہ یہ ہے کہ انسان ان چیزوں کو اپنا مقصود بنائے اور ان کا ہی ہو رہے۔ ایک مومن کا فرض ہے کہ وہ صرف اُخروی فلاح اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کو ہی اپنا مطلوب و مقصود بنائے اور دنیوی نعمتوں کو اِس طور پر کام میں لائے کہ وہ اُخروی فلاح اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ ان نعمتوں سے استفادہ کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے اور گڑگڑانے نیز راتوں کے آخری حصہ میں بیدار ہو کر استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے، رضائے الٰہی کی خاطر ان نعمتوں سے دست بردار ہونے کے لئے ہر دم اور ہر آن تیار رہے اور کم از کم اپنے مال کو پوری بشاشت اور انشراح صدر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور اگر خدا تعالیٰ کی راہ میں کوئی تکلیف اٹھانی اور مصیبت جھیلنی پڑے تو اُس پر صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مال و منال سے محبت کرنے والا اور اسے عیش و آرام میں اُڑانے والا اور ابتلاء و آزمائش کے دوران بے صبری دکھانے والا ثابت ہو کر اُس انسان کا مصداق بنے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۭ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۚ

(الفجر آیات ۱۶، ۱۷)

ترجمہ:۔ پس (ذرا دیکھو تو) انسان کی حالت کو کہ جب اس کا ربّ اسے آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کی عزت کرتا ہے اور اس پر نعمت نازل کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ (میں ایسا ذی شان ہوں کہ) میرے ربّ نے بھی میری عزت کی اور جب خدا اسے آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کے رزق کو تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے ربّ نے (بلاوجہ) میری بے عزتی کی۔

ایسے شخص کا انجام بہت ہولناک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفجر میں ہی بتایا ہے ایسے شخص پر آخر وہ وقت آئے گا جب وہ جہنم کو اپنے قریب پائے گا۔ اُس وقت وہ نصیحت حاصل کرنا چاہے گا لیکن حاصل نہ کر سکے گا اور کف افسوس ملے گا کہ کاش اُس نے اپنی فلاح کیلئے کچھ آگے بھیجا ہوتا انجام کار اُسے انتہائی ہولناک عذاب سے دوچار ہونا پڑیگا۔ (الفجر آیات ۲۴ تا ۲۹)

انسان کیلئے عافیت اِسی میں ہے کہ وہ دُنیوی نعمتوں پر فلاح اُخروی کو ترجیح دے اور اسے ہی اپنا اصل مقصود بنائے اور اپنے آپ کو اُن اوصاف سے متصف کرے جو فلاح اُخروی کو ترجیح دینے والوں کے لئے طرۂ امتیاز کی حیثیت رکھتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظام خلافت اور اس کی برکاتِ عظیمہ

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل (ربوہ)

(۱)

سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اوّل بالاتفاق منتخب کئے گئے اور آپ کا انتخاب آیت استخلاف کے مطابق ہوا چنانچہ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنّھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون ۰ واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون ۰ (النور ع ۸)

قرآن کریم کی آیت مذکورہ تفسیری اصطلاح میں آیت استخلاف ہے اور ایک معرکۃ الآراء آیت ہے کیونکہ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے فرزندانِ توحید سے ایک عظیم نعمت ربانی کا وعدہ فرمایا ہے اور اس نعمت کی برکات و فضائل کا ذکر کیا ہے۔ اسی آیت کے مطابق صحابہ کرامؓ نے وفات رسولؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کا خلافت کے لئے انتخاب فرمایا اس آیت میں قرآن کریم نے خلافت کی مندرجہ ذیل برکات کا اظہار کیا ہے

نبوت کے بعد خلافت کا قیام رسالت کے عظیم فرائض کا تتمہ ہوا کرتا ہے تا فرزندانِ اسلام رسالت کی برکات سے محروم نہ رہیں کیونکہ خلیفہ رسول کی قوت قدسیہ اور اس کی روحانی تربیت کا عظیم ظل ہوا کرتا ہے۔ اور یہ انتخاب مومنوں کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہوا کرتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کا انتخاب بھی اسی مقصد کے لئے ہوا

خلیفہ کا انتخاب خدا تعالیٰ کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے خلیفہ کے انتخاب کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے فرمایا

انی جاعل فی الارض خلیفۃ

آیت استخلاف میں خدا تعالیٰ نے لیستخلفنھم فی الارض فرمایا ہے اور خلافت کے انتخاب کو اپنی طرف منسوب کیا ہے خدا تعالیٰ علیم و خبیر کی طرف سے وہی شخص خلافت کے لئے منتخب ہوتا ہے جو امت میں اس کا مستحق ہوتا ہے اور ہر لحاظ سے بہترین اور مناسب ہوتا ہے اور قوم اس پر ہی اتفاق کرتی ہے اور اس انتخاب میں خدا تعالیٰ کا ہاتھ کارفرما ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ خلیفہ کے انتخاب کے لئے مومنوں کو واسطہ اور وسیلہ بناتا ہے۔ جماعتی فرائض اور تربیت میں وہ سب بمنزلہ دل و دماغ کے ہوتے ہیں اور ایک ٹیم کی طرح مل کر کام کرتے ہیں ایمان اور اعمال صالحہ کے اظہار کے لئے تمام افراد جماعت کام کرتے ہیں

خلافت کی چوتھی برکت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ دین کو استحکام اور غیر معمولی شوکت و قوت عطا فرماتا ہے

خلافت کے ذریعہ خدا تعالیٰ مسلمانوں کے خوف اور خطرہ کو امن سے بدل دیتا ہے کیونکہ خلافت بمنزلہ ڈھال کے ہوتی ہے اور وہ پیش آمدہ خطرات کا مقابلہ کرتی ہے۔

خلافت کے ذریعہ تعلق باللہ اور توحید کا قیام ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنا خاص جلوہ دکھاتا ہے اور اس کی خاص تائید خلفاء کے ساتھ ہوتی ہے

خلافت تمام افراد جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیتی ہے۔ محبت اطاعت، فدائیت اور جذبہ تسلیم و رضا کے ساتھ جملہ افراد جماعت کام کرتے ہیں۔

خلافت کی برکت سے قوم کے پسماندہ اور محتاج طبقہ کی معاشی ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے اور خلیفہ کو اس امر کا خاص احساس ہوتا ہے۔

خلافت کے ذریعہ اطاعتِ رسولؐ کی برکت حاصل ہوتی ہے خلیفہ وقت ہی ارشادات رسول کی طرف توجہ دلاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے احکام کے بعد رسولِ خدا کے احکام کی اطاعت واجب ہوتی ہے۔ اس آیت میں واطیعوا الرسول میں یہ واضح نکتہ موجود ہے۔

خلافت کی دسویں عظیم برکت یہ ہے کہ جماعت کے تمام افرادِ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے مورد ہو جاتے ہیں۔ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک فضل ربانی کا بہترین سبب ہے اور ایسی جماعت ہی کو حزب اللہ کہا جاتا ہے۔

تلک عشرۃ کاملۃ

چنانچہ تاریخ اسلام کے زمانہ خلافت راشدہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ فرزندانِ اسلام نے خلافت جیسی عظیم نعمت کی برکت سے قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کو ہلا دیا اور مخالف طاقتیں خلافت اسلامیہ سے ہمیشہ لرزہ بر اندام رہتی تھیں۔

(۲)

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو خدا تعالیٰ نے امام الزمان اور مہدی موعود بنا کر بھیجا آپ نے غلبہ اسلام کی عظیم مہم شروع کی انتہائی مخالفانہ حالات میں آپ نے کام شروع کیا۔ اسلام کے خلاف جملہ طاقتوں اور تحریکات کا آپ نے مقابلہ کیا اور اپنے کام میں کامیاب و کامران ہو کر انتقال فرمایا۔ وفات سے قبل دسمبر ۱۹۰۵ء میں آپ کو متواتر اس مفہوم کے الہامات ہوئے جن سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب آپ کی وفات قریب ہے۔ اس لئے آپ نے جماعت کے لئے ایک رسالہ "الوصیت" نامی تحریر فرمایا اس رسالہ کی اہمیت و افادیت اسی لفظ سے عیاں ہے کیونکہ اس لفظ کے معانی میں تاکید و وجوب اور لازم کے معنے پائے جاتے ہیں۔ اس رسالہ کے تحریر کرنے کی غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بیان فرماتے ہیں :۔

"اما بعد چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں"

اس رسالہ کا بنیادی مضمون جماعت میں نظام خلافت کے قیام کی پیشگوئی ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں :۔

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھی ہو کر دعا میں لگی رہے تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے"

الفاظ بالا میں کس شوکت و عظمت اور اللہ تعالیٰ کی وحدت پر ایمان ہے حضور نے قدرت ثانیہ کو نظام خلافت سے تعبیر فرمایا ہے۔ حضور کی اس وصیت کی رو سے قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت مولوی نور الدین صاحب تھے جبکہ آپ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد بالاتفاق خلیفہ اول منتخب ہوئے۔ آپ کی وفات کے بعد خلیفہ ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ہوئے اور حضرت خلیفہ ثانیؓ کی وفات کے بعد خلیفہ ثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز منتخب ہوئے۔

اس طرح یہ پیشگوئی نظام خلافت کے ذریعے پوری ہو رہی ہے اور اس نظام کے ذریعے اسلام کو قوت و شوکت حاصل ہو رہی ہے اور ساری دنیا میں غلبۂ اسلام کی عظیم مہم جاری ہے۔ تراجم قرآن پاک ہو رہے ہیں۔ مساجد تعمیر کی جا رہی ہیں۔ اسلامی لٹریچر تیار ہو رہا ہے۔ مبلغین سلسلہ ساری دنیا میں ان الدین عند اللہ الاسلام کی منادی کر رہے ہیں۔ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دئے جا رہے ہیں۔ مصر کا رسالہ "الفتح" لکھتا ہے:۔

"جماعت احمدیہ کے کارنامے
انسانی عقل کو حیرت میں
ڈالتے ہیں دنیا کی مختلف
زبانوں میں اسلامی لٹریچر تحریر
کیا گیا ہے"۔

(۳)

خلافت کی برکت اور افادیت اس امر سے ہی عیاں ہے کہ مسلمانوں کا سنجیدہ طبقہ اس کی شدت سے ضرورت محسوس کرتا ہے چنانچہ مولانا ابوالکلام آزاد رقمطراز ہیں:۔

"پھر جس طرح شخصی اور اعتقادی و عملی زندگی کیلئے مرکز قرار پائے ضرور تھا کہ جماعتی اور ملی زندگی کے بقاء کے لئے بھی ایک مرکزی وجود قرار پاتا۔ چنانچہ وہ مرکز بھی قرار دے دیا گیا۔ تمام امت کو اس مرکز کے گرد بطور دائرہ کے ٹھہرایا۔ اس کی بیعت اس کی رفاقت اس کی اطاعت اس کی حرکت پر حرکت اس کے سکون پر سکون۔ اسکی طلب پر لبیک اس کی دعوت پر اتفاق جان و مال ہر مسلمان کے لئے فرض کر دیا گیا۔ ایسا فرض جس کے بغیر وہ جاہلیت کی ظلمت سے نکل کر اسلامی زندگی کی روشنی میں آ نہیں سکتا اسلام کی اصطلاح میں اس قومی مرکز کا نام خلیفہ اور امام ہے"

(مسئلہ خلافت)

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے

حیاتیاتی سائنس

"نمک" اور اس کے
جسم انسانی پر حیرت انگیز اثرات

مکرم ڈاکٹر سید مصدق شاہ صاحب سالٹ ایڈوائزر دیونہ منڈی ضلع گجرات

جو احباب اپنی روزمرہ کی غذا اور مشروبات میں نمک زیادہ استعمال کرتے ہیں شاید وہ اپنے جسم میں نمک کی بےاعتدالی سے پیدا ہونے والے مضر اثرات سے واقف نہیں ہیں۔ ایسے احباب کے علم میں مفید اضافہ کے لئے جدید ترین "حیاتیاتی سائنس" کے ذریعے جسم انسانی پر ہونے والی تحقیقات کے نتائج مختصراً دئے جاتے ہیں تاکہ قارئین نمک کے استعمال میں بےاعتدالی سے واقع ہونے والے مضر اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کی تخلیق پر کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق نفس واحدہ سے کی پھر اس کے ساتھی بنائے" حیاتیاتی سائنس کی تحقیقات کی رو سے انسان کی تخلیق ایک "CELL" یا "خلیے" سے ہوئی ہے۔ وہ "CELL" یا "خلیہ" ایک سیال مرکب پروٹوپلازم سے وجود میں آتا ہے اور پروٹوپلازم دراصل بارہ معدنی نمکیات سے مرکب یا COMPOSE کیا گیا ہے

جب ایک "CELL" قوت اور عمل کا مظاہرہ کرتا ہے اور اپنی خوراک ہوا۔ نمی اور روشنی سے جذب کر کے مزید نشوونما حاصل کرتا ہے تو اس میں سے مزید CELL یا خلیے پیدا ہوتے ہیں اور پھر ایک خاص ترتیب کے مطابق کام پر لگا دیئے جاتے ہیں اس ترتیب کے بعد وہ CELL مل کر ایک نئی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ جسے "TISSUE" یا (بافت) کہا جاتا ہے پھر یہ TISSUES مل کر مختلف اعضائے جسمانی . . . . . . تشکیل کرتے ہیں اور سب اعضا کا باہم نظم و ربط مکمل جسم انسانی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے

آخر میں جب یہ جسم انسانی اپنے مقررہ حیات کو پورا کر کے فوت ہو جاتا ہے تو سے مکمل صورت میں جلانے کے بعد حاصل ہونے والی راکھ کا اگر سائنسی تجزیہ کیا جائے اُس میں سے پھر وہی معدنی نمکیات حاصل ہوں گے۔

ان تحقیقاتی نتائج کی روشنی میں تجربات کے بعد ماہرین "علم الحیات" نے ثابت کیا ہے کہ چونکہ جسم انسانی مکمل طور پر ابتداء سے انتہا تک انہی بارہ معدنی مجسم اور غیر مجسم نمکیات سے بنا COMPOSE ہوا ہے یا خلق ہوا ہے اس لئے جسم میں ان نمکیات کی کمی بیشی سے جسم انسانی کو مختلف قسم کے عوارضات لاحق ہو جاتے ہیں جنہیں بیماری کہا جاتا ہے پھر جب انہیں عوارضات کی راہنمائی میں وہی نمکیات ضرورت کے مطابق غیر مجسم شکل میں جسم انسانی میں داخل کر کے مقدار مطلوبہ کو پورا کر دیا جائے تو وہ عوارضات اور بیماری خود بخود ختم ہو کر صحت ہو جاتی ہے

ان ہی بارہ نمکیات میں ایک نمک وہ بھی ہے جسے ہم روزانہ اپنی غذا وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں یہی نمک اس مضمون کا موضوع ہے۔

اس نمک کا سائنسی نام سوڈیم کلورائیڈ SODIUM CHLORIDE اور کیمسٹری کا فارمولا NACL ہے۔

یہ نمک جسم انسانی کے بڑے حصہ کو جو کہ مختلف قسم کی رطوبت کی شکل میں ہوتا ہے کارآمد بناتا ہے۔ اگر جسم میں یہ نمک نہ ہو تو جسم انسانی کا یہ بڑا حصہ رطوبت بالکل بےکار ہو جائے گا۔

جسم انسانی میں اس نمک کی کمی یا زیادتی تمام جسم کی رطوبت کو متاثر کرتی ہے اور اس میں عدم توازن یا ابتری پیدا کر دیتی ہے اور پھر یہی عدم توازن اور ابتری تمام جسم کو متاثر کر کے مختلف عوارضات اور علامات کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔

یہ نمک جسم کی رطوبت کے قوام کو درست اور متوازن رکھتا ہے۔ اور پھر ہر TISSUE (بافت) اور ہر "CELL" (خلیے) کو نمک REGULATE (ریگولیٹ) کرتا ہے۔ یہ نمک جسم کے نظام ہضم و جذب کی بحالی میں مدد کرتا ہے نظام تنفس میں جمی ہوئی بلغم کو نرم کرتا ہے۔ نظام عصبی کو درست رکھنے میں مدد کرتا ہے۔ جلد اور دوسری پانی پیدا کرنے والی غدودوں اور جلد کو بھی متاثر کرتا ہے۔ نیز اعضائے تناسل بھی اس سے بہت متاثر ہوتے ہیں

جسم میں اس نمک کی زیادتی سے منہ کا ذائقہ بےحد نمکین ہو جاتا ہے۔ بلغمی غدودوں کی جھلیوں اور کھلے ہوئے زخموں میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔

جسم انسانی میں اس نمک کی کمی سے نمک زیادہ کھانے کی بےحد خواہش اور نہ مٹنے والی اشتہا پیدا ہو جاتی ہے زبان پر چھالے اور نقشے سے بن جاتے ہیں۔ چہرہ مرجھا جاتا ہے۔ معدہ میں جکڑ اور درد محسوس ہوتا ہے نظر دھندلی اور چیزیں بکھری ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ بال گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ بھوک اور سارے جسم میں خشکی کا احساس ہوتا ہے۔ انگلیوں اور پاؤں میں رعشہ پیدا ہو جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے محسوس ہوتے ہیں زبان موٹی ہو جاتی ہے۔ گفتگو بےربط اور بیہودہ ہو جاتی ہے طبیعت چڑچڑی اور بےحد جذباتی بن جاتی ہے۔ خیالات پراگندہ رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو HEAT STROKE بہت جلد ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بےشمار علامات و عوارض ظہور میں آتے رہتے ہیں۔

اس طرح جب ایک انسانی جسم میں نمک کی کمی کا شکار ہو جاتا ہے۔ تو طبیعت قدرتی طور پر نمک کی زیادہ خواہش کرنے لگتی ہے تاکہ جلد از جلد نمک کی کمی پوری ہو سکے سو قدرتی طور پر انسان نمک کا بےتحاشہ استعمال شروع کر دیتا ہے۔ جس طرح معدے کی سوزش سے جب معدے میں ایک جلن سی محسوس ہوتی ہے تو انسان اسے رفع کرنے کے لئے ٹھنڈا پانی پیتا ہے اس عمل سے جب اس سوزش پر ٹھنڈے پانی کی ٹکور ہوتی ہے تو سکون سا محسوس ہوتا ہے لیکن جونہی وہ پانی معدے کی گرمی سے گرم ہو جاتا ہے۔ تو پھر معدے میں جلن شروع ہو جاتی ہے اور انسان اس طرح بےتحاشا ٹھنڈا پانی پینے لگتا ہے۔ لیکن نظام ہضم و جذب اس پانی کو زیادہ مقدار میں قبول نہیں کرتا تو الٹیاں اور دست شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب ایک ماہر معالج دوائی سے معدے کی سوزش کا علاج کرتا ہے۔ تو معدے کی جلن بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اور ٹھنڈے پانی کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوتی۔ بالکل اسی طرح جب نمک کی کمی کی وجہ سے مذکورہ بالا عوارضات پیدا ہو جائیں اور انسان نمک زیادہ کھانے لگے تو ان عوارضات کی شدت میں ہی اضافہ ہو گا فائدہ کچھ بھی نہ ہو گا جب تک کہ INORGANIC غیر مجسم صورت میں تبدیل کیا ہوا طاقتور نمک استعمال نہ کیا جائے

اسلئے دیسی طاقت میں بھی سالٹ ایڈوائزر"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے مشورہ کرکے اپنے جسم کے لئے نمک کی غیر مجسم طاقت کا اندازہ کروا کر ہدایات اور معمولی سے پرہیز کے ساتھ دو چار خوراکوں کے استعمال سے ہی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اعتدال پر آکر سب علامات و عوارضات حیرت انگیز تیزی کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ نمک بایوکیمک طریق سے تیار کئے جاتے ہیں اور کم قیمت پر مل جاتے ہیں۔

جرمن قوم کے ایک فرد نے بنی نوع انسان کو اس بے ضرر اور کم قیمت طریق علاج سے متعارف کروایا تھا اور راقم الحروف نے خود جرمنی جا کر مشاہدہ کیا ہے کہ اُس قوم نے اس طریق علاج سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔ جس کے نتیجے میں وہاں صحت کا معیار بے حد اونچا اور قابل رشک ہے۔

یہ طریق علاج نہ یونانی ہے نہ ایلوپیتھک اور نہ ہی ہومیوپیتھک ہے بلکہ سب سے علیحدہ نہایت سادہ اور بے ضرر طریق علاج ہے احباب کو اس طریق علاج سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا بچہ عزیز احسن دس گیارہ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(عبدالرشید ریل بازار گوجرانوالہ)

۲۔ مکرم ندیم احمد صاحب ابن چوہدری عبدالمجید صاحب کے لڑکے کو گاڑی سے نیچے گر جانے کی وجہ سے گردے میں چوٹ لگ گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ (سلیم احمد چک نمبر ۱۵۱ ضلع تھرپارکر (سندھ)

ایک لمبے عرصہ سے خاکسار کے کاروبار کی حالت بہت خراب ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر پریشانی سے نجات دے اور کاروبار میں برکت دے۔ آمین
(محمد اکرام قائد خدام الاحمدیہ کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ روڈ۔ لاہور)

۴۔ عزیزم برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید ابن حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رض کو مضروب ٹانگ میں سرد ہو جانے کے باعث درد۔ بے چینی۔ گھبراہٹ بہت ہے احباب سے ان کی صحت کاملہ اور کاروبار میں ترقی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری بیت الحمد۔ ربوہ)

ایک مجاہدِ اسلام کی وفات

بحرِ اٹلانٹک کے کنارے ایک حسین شام کا تذکرہ

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل ایم۔اے سابق انچارج مبلغ سیرالیون و فجی)

(۲)

اظہار تشکر کا ایک پہلو

پھر میں نے اُن سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ان احسانوں پر اظہار تشکر کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ جیسے آپ کے باپ کوئی نواب یا راجہ نہ تھے کہ آپ کو دنیا کے ایسے حسین مناظر اور زرخیز علاقوں کی سیر کراتے ویسے ہی میں بھی ریلوے کے ایک عام ملازم کا بیٹا ہوں۔ اگر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی بیٹے اور ادنیٰ مجاہدین ہونے کا شرف حاصل نہ ہوتا تو ہو سکتا ہے کہ ہمیں کراچی یا بمبئی دیکھنا بھی نصیب نہ ہوتا۔ کیا ہماری یہ کم خوش قسمتی ہے کہ زمین کے کناروں تک تبلیغ حق اور اپنے پیارے مسیح کا بابرکت نام و پیام پہنچانے کا شرف خدا تعالیٰ نے دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں، راجاؤں، نوابوں، دانشمندوں اور لیڈروں کو پیچھے دھکیل کر صرف ہمیں عطا فرمایا ہے اور ہم آج غلبۂ اسلام کی اس الٰہی سکیم اور مہم کی صف اوّل میں مصروفِ کار ہیں۔

میں نے کہا کیا یہ صحیح نہیں کہ ہم احمدی مجاہدین کے اِن علاقوں میں دخول سے پہلے یہاں کی اکثر نیگرو قومیں اور قبیلے واقعی کنواریوں کی مانند خدا کے مقدس رسولؐ اور اسلام سے بے بہرہ اور بے گانہ اور دینی ماحول سے ناآشنا محض تھے۔ اور پھر کیا یہ بھی حقیقت نہیں کہ حضرت مسیح محمدی کے ہمارے جیسے ادنیٰ خدام کے ذریعہ آج اس ملک کے ان علاقوں اور اِن فضاؤں میں اب دن رات اذانیں گونج رہی اور مسجدیں بن رہی ہیں جہاں گزشتہ تیرہ چودہ صدیوں میں پہلے کبھی کلمہ شریف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اذانوں کی پُرکیف صداؤں نے فضاؤں کو معطر نہیں کیا تھا۔

دیارِ غربت کی مقبول دعائیں

اب شام ہونے کو تھی۔ سورج کی ٹکیا ہمارے سامنے دُور سمندر میں نصف اندر اور نصف باہر بڑا مسحور کن منظر پیدا کر رہی تھی۔ محترم خلیل صاحب میری یہ کسی قدر جذباتی مگر سچی اور صحیح باتیں سُن کر وجد میں آگئے اور الحمد للہ اور سبحان اللہ سبحان اللہ کا ورد کرنے لگے۔ پھر سورج غروب ہونے پر ہم نے اسی جگہ ساحل سمندر پر نماز مغرب ادا کی اور خدا کے حضور سجدہ ریز ہو کر ہمیں بڑی ہی پُرسوز اور رقت آمیز دعائیں کرنے کی توفیق ملی۔ محترم خلیل صاحب نے بلند آواز سے ایسی درد بھری پُرخلوص اور دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہوئی قرآنی دعائیں پڑھیں کہ ہم دونوں کے دامن آنسوؤں سے تر ہو گئے اور واپس شہر کو قدم اُٹھاتے ہوئے ہمارے دل اس اطمینان اور خوشی سے لبریز معلوم ہوتے تھے کہ آج ہمارے دامنِ عصیاں دُھل کر پھر صاف اور سفید ہو گئے ہیں اور ہمارے خدا نے ہمارے سب سابق گناہ بخش کر شاید ہمیں نئی زندگی اور نیا جنم دیا ہے۔ وھو الغفور الودود ذو العرش المجید۔

مکرم حاجی خلیل صاحب مرحوم کے حالاتِ زندگی کے ضمن میں مذکورہ بالا واقعہ تفصیل سے خاکسار نے اس لئے عرض کر دیا ہے کہ اُن کے ساتھ اس کا تعلق ہونے کے علاوہ یہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے پورا ہونے کا ایک ناقابلِ انکار ثبوت ہے۔ اور اِس واقعہ سے اِس طرف بھی رہنمائی ہوتی ہے کہ یہ الہام اسی طرح اب زمین کے اور سینکڑوں کناروں اور ساحلوں پر بھی روز بروشن کی پورا ہو رہا ہے اور دنیا کی سعید رُوحوں کو قبولِ حق کی دعوت دے رہا ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے مکرم حاجی خلیل صاحب مرحوم شب بیداری اور تہجد گزاری میں بڑے باقاعدہ تھے اور فری ٹاؤن میں اکثر صبح کی اذان خود ہی دیا کرتے تھے اور امامت بھی پانچوں نمازوں کی خود ہی کراتے تھے۔ ربوہ میں مستقل رہائش کے دُوران بھی جب تک صحت نے اجازت دی وہ مسجد محمود رض میں نہ صرف باقاعدہ باجماعت نماز کے لئے آتے بلکہ امامت کے فرائض بھی ادا کرتے رہے۔

خلیل صاحب کا ربوہ میں جس جگہ ذاتی مکان ہے وہاں کئی سال تک عارضی اور کچی مسجد مبارک بنی رہی۔ چنانچہ اُنہیں یہ جائز طور پر فخر حاصل تھا کہ ان کا مکان اُس مبارک جگہ پر واقع ہے۔

"البشریٰ" کا فری ٹاؤن سے اجراء

فری ٹاؤن میں قیام کے دوران آپ نے ایک چھوٹا سا ماہوار رسالہ البشریٰ بھی انگریزی زبان میں نکالا تھا جسے وہ اپنی وہاں موجودگی میں باقاعدہ نکالتے رہے۔ اپنی جدت پسندی کی وجہ سے اس میں وہ عموماً ایسا مواد شائع کرتے تھے جو قارئین کے لئے دلچسپی کا موجب ہوتا تھا۔ اور پھر اس کی تقسیم میں وہ خود بڑے تگ و دو سے کام لیتے تھے۔ اس رسالے کی ایک کاپی دیکھ کر ایک مرتبہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے قلم سے اس کے اوپر لکھا تھا:-

"انہوں نے تبلیغ کا بڑا اچھا ڈھب نکالا ہے"

اس کے علاوہ چند چھوٹی چھوٹی کتابیں اور پمفلٹ بھی انہوں نے وہاں شائع کرکے ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیں۔ مثلاً صلاۃ الادیان۔ مسلم کیٹکزم وغیرہ۔

زبانیں سیکھنے اور بولنے کا بھی انہیں بہت شوق تھا۔ چنانچہ وہ انگریزی کے علاوہ اٹالین اور عربی اور بعض لوکل افریقن زبانوں میں بھی ایک حد تک اپنا مافی الضمیر ادا کر سکتے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور درجات بلند فرمائے اور ان کے اہل و عیال اور سب لواحقین کا خود حافظ و ناصر اور حامی ہو۔ آمین

خدام الاحمدیہ کا ہفتہ وصولی

۸؍ تا ۱۵؍ احسان ۱۳۵۴ھش / جون ۱۹۷۵ء

لائحہ عمل کے مطابق مجالس خدام الاحمدیہ ۸؍جون تا ۱۵؍جون ہفتہ وصولی منا رہی ہیں قائدین اضلاع اور قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں۔ زیادہ سے زیادہ وصولی کریں اور ہفتہ کے اختتام پر ہفتہ وصولی کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم القرآن کی طرف توجہ دینا کوئی معمولی کام نہیں یہ مومن کا ایک بنیادی فریضہ ہے

احباب خود بھی قرآن کریم پڑھیں اور اپنی آئندہ نسل کو بھی قرآن سکھانے کی کوشش کریں

۱۵ر احسان ۱۳۵۴ھش (۱۵ر جون ۱۹۷۵ء) سے تین ہفتوں کے لئے مرکز سلسلہ میں فضل عمر درس القرآن کلاس شروع ہو رہی ہے انشاء اللہ۔ یہ کلاس افراد جماعت کو قرآن کریم سکھانے اور اس کے انوار سے انہیں حصہ دینے کے لئے جاری کی گئی ہے۔ اس نہایت مقدس کام کی اہمیت واضح کرنے کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ جمعہ کا ایک اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منور کریں اور منور رکھیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک طرف ہم اپنے نفسوں پر اور اپنی نسلوں پر ظلم کر رہے ہوں گے اور دوسری طرف ہم عملاً اس بات میں شیطان کے ممد بن رہے ہوں گے کہ اسلام کے غلبہ میں التوا پڑ جائے۔ پس یہ ایک نہایت ہی اہم فریضہ ہے جسے ہم میں سے ہر ایک نے ادا کرنا ہے۔

باہر سے جو اطلاعات آرہی ہیں ان سے جہاں یہ پتہ چلتا ہے کہ بعض جماعتیں اور بہت سی جماعتوں کے بعض افراد قرآن کریم کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور قرآن کریم کی عملاً وہ قدر کر رہے ہیں جو قرآن کریم کا حق ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بعض جماعتوں کے متعلق یہ رپورٹ ہے کہ وہ اس اہم فریضہ کی طرف متوجہ نہیں ہو رہیں۔ اور قریباً ہر جماعت کے بعض افراد کے متعلق یہ اطلاع ہے کہ وہ اس فریضہ کی اہمیت کو ابھی تک سمجھ نہیں رہے۔ اس لئے میں آج مختصر الفاظ میں پھر اپنے بھائیوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں اس بات کی طرف کہ یہ کوئی معمولی چیز نہیں، یہ کوئی معمولی کام نہیں، یہ کوئی معمولی فریضہ نہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے اور جس کی طرف آپ کو میں نے توجہ دلائی ہے بلکہ فرائض میں سے ایک بنیادی فریضہ ہے۔ اگر ہم یہ دعوے کرتے ہیں کہ قرآن کریم کی شریعت آخری شریعت ہے، ایک کامل اور مکمل شریعت ہے جس کے بعد کسی دوسری شریعت کی ضرورت ہمارے لئے باقی نہیں رہتی تو پھر ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں؟ جو ہمیں اپنے رب کی طرف سے ملنا تھا وہ مل چکا۔ اگر ہم خدا کے اس عطیہ کی قدر نہ کریں تو ہم بڑے ہی ظالم ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر وارد کرنے والے ہوں گے۔

پس اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے خود بھی قرآن پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھائیں۔ خود بھی قرآن کریم کے معنے سیکھیں اور اپنی نسل کو بھی قرآن کریم کے معنے سکھائیں۔ خود بھی قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کریں اور بہترین تفسیر اس وقت ہمارے ہاتھ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تفسیر ہے۔ تو خود بھی قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کریں اور اپنے بچوں کے دل میں بھی یہ محبت پیدا کریں کہ وہ قرآن کریم کے علوم اور اس کے معارف اور اس کے دلائل اور اس کی برکات سے آگاہ ہوں اور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔"

(الفضل ۹ر جولائی ۱۹۶۷ء)

الفضل کی قیمت کے متعلق ضروری اعلان

قارئین کرام کو علم ہے کہ ایک عرصہ سے اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کا رجحان بڑھتا چلا آرہا ہے۔ اس اضافہ سے اخباری صنعت بھی غیر معمولی طور پر متاثر ہوئی ہے اور اخراجات میں اضافہ کے پیش نظر ملکی اخبارات کو بھی قیمتوں میں اضافہ کرنا پڑا ہے۔ ہماری کوشش تھی کہ ہم الفضل کی قیمت میں مزید کوئی اضافہ نہ کریں چنانچہ ہم دیگر اخبارات کے مقابلہ میں نسبتاً کم قیمت پر ہی الفضل اپنے خریداران کو مہیا کرتے رہے ہیں اس کی وجہ سے الفضل مالی لحاظ سے زیر بار چلا آرہا ہے۔ موجودہ گرانی کے پیش نظر الفضل کی قیمت میں کسی قدر اضافہ ناگزیر ہوگیا ہے۔ چنانچہ ۱۱ر جون ۱۹۷۵ء سے الفضل کا چندہ حسب ذیل شرح کے مطابق وصول کیا جائے گا:۔

چندہ	برائے ایک سال	۶۰/۰۰ روپے
"	" چھ ماہ	۳۱/۰۰ "
"	" تین ماہ	۱۶/۵۰ "
خطبہ نمبر	" ایک سال	۱۸/۰۰ "

قیمت فی پرچہ: ۳۰ پیسے ——— خطبہ نمبر: ۳۵ پیسے

ایجنٹ صاحبان بھی قیمت میں اضافہ نوٹ فرمالیں اور آئندہ اس کے مطابق ہی چندہ وصول کریں۔ بیرونی ممالک کے چندہ میں بھی اسی نسبت سے اضافہ شمار ہوگا۔

امید ہے کہ خریدار صاحبان موجودہ حالات میں اس اضافہ کو ناگزیر خیال فرماتے ہوئے حسب سابق تعاون جاری رکھیں گے اور آئندہ نئی شرح کے مطابق چندہ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

خلاصہ نتیجہ امتحان دینیات بی۔اے سال اول و سال دوم ۱۹۷۵ء

بی۔اے سال اول

اول:۔	رول نمبر	۲۲	خالدہ پروین بنت چوہدری نور محمد صاحب	۱۷۹/۲۰۰
دوم:۔	"	۹	نصیرہ تسنیم بنت چوہدری فتح محمد صاحب	۱۶۹
سوم:۔	"	۲۳	امۃ الباسط بنت محمد شریف خالد صاحب	۱۶۶

بی۔اے سال دوم

اول:۔	رول نمبر	۲۴	حفیظہ نسرین بنت چوہدری عطاء الرحمن صاحب	۱۹۲/۲۰۰
دوم:۔	"	۲۱	عذرا نذیر بنت نذیر احمد صاحب	۱۹۱
سوم:۔	"	۵	امۃ الشکور بنت پرمین الدین صاحب	۱۸۴

تمغہ نصرت جہاں کی حقدار حفیظہ نسرین بنت چوہدری عطاء الرحمن صاحب ہیں۔

گزشتہ اعلان میں ایک نام شائع ہونے سے رہ گیا تھا۔ ایف۔اے سال دوم میں راشدہ حنی بنت عبدالمجید صاحب نیاز بھی سوم رہی ہیں انکے نمبر حاصل کردہ ۱۵۴/۲۰۰ ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار گزشتہ تین ماہ سے پاؤں میں چوٹ لگنے کی وجہ سے صاحب فراش ہے۔ احباب کرام سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار کا پوتا عزیزم سلیم احمد حیات بسلسلہ ملازمت بیرون ملک گیا ہوا ہے اس کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پردیس میں حافظ و ناصر ہو۔

ملک اللہ رکھا
۲۴/۱ مالا بار سٹریٹ۔ لاہور

تبدیلی نام

میرا پہلا نام اللہ دتہ تھا جسے تبدیل کر کے اب میں نے اپنا نام عبدالرؤف رکھ لیا ہے۔ لہذا اب مجھے اسی نام سے یعنی عبدالرؤف کے نام سے بلایا جائے۔

(عبدالرؤف ولد عبدالغفور مددگار کارکن دفتر جائیداد صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴